احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پیر 23 جولائی 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 23 جولائی 2012ء 3رمضان 1433 ہجری 23وفا 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 171

سینے کی گرمی کا علاج

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ماہ صبر یعنی ماہ رمضان کے روزے اور ہر ماہ تین روزے رکھنا سینے کی جلن اور گرمی کو دور کرتے ہیں۔

(کنزالعمال جلد8صفحہ 464حدیث نمبر:23675)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول

شھر رمضان ....(البقرہ:186) ماہ رمضان ایسا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔ درانحالیکہ تمام لوگوں کے لئے وہ بڑا ہدایت نامہ ہے اور روشن حجتیں ہیں۔ ہدایت اور حق و باطل میں تمیز کرنے والے دلائل ہیں۔ پس جو تم میں سے پاوے اس مہینہ کو تو اس کو چاہئے کہ اس میں روزے رکھے اور جو مریض یا مسافر ہو تو اور دنوں میں گن کر روزے رکھ لے۔ خدا تعالیٰ تمہارے لئے آسانی کا ارادہ کرتا ہے اور دشواری کو نہیں چاہتا اور تاکہ تم پوری کرلو گنتی قضا شدہ روزوں کی اور تاکہ بڑائی بیان کرو اللہ کی اس پر کہ تم کو ہدایت کی اور تاکہ تم شکر کرو۔

واضح ہو کہ یہ آیت دوسرے پارہ کے رکوع میں واقع ہے اور تتمہ ہے ان آیات کا جو اس سے پہلے فضیلت صیام میں بیان فرمائی گئی ہیں۔ کتب علیکم الصیام ....(البقرہ:184-185) احادیث میں فضائل روزہ رکھنے کے بہت کثرت سے مکتوب ہیں جن کو محبّ صادق کسی قدر بدر میں شائع فرمارہے ہیں۔ لہٰذا میں اس وقت بحولہ وقوتہ تعالیٰ صرف قرآن مجید ہی سے کچھ فضائل صیام و ماہ رمضان کے بیان کروں گا۔ الا ماشاء اللہ۔ لیکن واسطے تفقہ ان آیات کے اولاً چند امور کا بیان کر دینا ضروری ہے امید کہ ان کو بتوجہ سنا جاوے گا۔

(1)۔ اس آیت سے پہلی آیات میں اگر صیام سے مراد الٰہی رمضان شریف ہی کے روزے لئے جاویں تو تشبیہ بلفظ کما بخوبی چسپاں نہیں ہوتی کیونکہ امم سابقہ پر رمضان شریف کے روزے فرض نہیں ہوئے تھے بلکہ مختلف ایام کے روزوں کا رکھنا بغیر کسی خاص تعین کے ثابت ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید کے الفاظ ایاما معدودات بھی اس کی طرف ناظر ہیں۔ دیکھو کتاب خروج کا باب 34 اور کتاب دانیال کا باب دہم جس میں تین ہفتہ کے روزوں کا رکھنا حضرت دانیال کا ثابت ہوتا ہے اور کتاب سلاطین 8:19 چالیس دن کا روزہ رکھنا معلوم ہوتا ہے اور اعمال کے 9:2 سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی بھی یہ روزے ایاما معدودات رکھا کرتے تھے۔ غرض کہ تعین ایک ماہ رمضان کا کتب بائبل سے روزوں کے لئے نہیں پائی جاتی۔ ہاں صرف ایاما معدودات کے روزے بغیر تعین شہر رمضان کے معلوم ہوتے ہیں اور اگر یہاں پر صرف ایک ادنیٰ امر میں ایجاب میں ہی حرف کما تشبیہ کے لئے تسلیم کرلیا جاوے تو دوسرا امر یہ ہے کہ وعلی الذین .... سے رمضان کے روزے رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار ثابت ہوگا۔ ہاں البتہ صرف ایک فضیلت ہی روزہ رکھنے کی ثابت ہوسکتی ہے۔ کما قال تعالی وان تصوموا خیر لکم۔ لیکن درصورتیکہ مراد کتب علیکم الصیام سے رمضان کے ہی روزے ہونویں تو یہ مخالف ہے آگے کی آیت کے، جو بصیغہ امر فلیصمہ وارد ہے اور نیز مخالف ہے ولتکملوا العدۃ کے، کیونکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ تم عدت صیام شہر رمضان کا اکمال کرلو، نہ یہ کہ صیام اور فدیہ کے درمیان تم کو اختیار ہو اور اگر یطیقونہ کے پہلے لا مقدر مانا جاوے جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے تو اس طرح سے محذوفات کے ماننے میں مخالف کو بڑی گنجائش مل جاوے گی کہ جس آیت کو اپنے خیال کے مطابق نہ پایا اس کو اپنے خیال کے مطابق کوئی کلمہ محذوفات کا مان کر بنالیا۔ ہاں البتہ اس امر کا انکار نہیں ہوسکتا کہ قرائن سے جملہ کلاموں میں اور نیز قرآن مجید میں اکثر محذوفات مان لئے جاتے ہیں اور اگر ہمزہ باب افعال کا سلب کے لئے کہا جاوے تو اطاق یطیق کا محاورہ بمعنی عدم طاقت کے عرب عرباء سے ثابت کرنا ضروری ہوگا۔ مختار الصحاح میں تو لکھا ہے۔ والطوق ایضا الطاقۃ واطاق الشی اطاقۃ و ھو فی طوقہ ای فی وسعہ اور یہی محاورہ مشہورہ ہے۔ پس ہمزہ سلب کے لئے اس میں ماننا غیر مشہور ہے اور الفاظ قرآن مجید کے معانی حتی الوسع مشہور ہیں یعنی مناسب ہیں نہ غیر مشہور اور اگر یہ سب کچھ تسلیم بھی کر لیا جاوے تو ان تصوموا خیر لکم اس کے منافی ہے کیونکہ اس کا مفہوم صرف روزے رکھنے کی فضیلت ہے نہ لزوم روزوں کا۔ حالانکہ رمضان کے روزے فرض ولازم ہیں نہ غیر لازم یا اختیاری۔ جیسا کہ فلیصمہ اور ولتکملوا العدۃ سے ثابت ہوتا ہے اور اگر یطیقونہ کی ضمیر فدیہ کی طرف راجع کی جاوے تو بلاوجہ توجیہ کے اضمار قبل الذکر لازم آوے گا اور اگر پھر اضمار قبل الذکر بھی تسلیم کرلیا جاوے تو ضمیر مذکر کی لفظ فدیہ کی طرف جو مونث ہے راجع ہو گی پھر اس میں تاویل درتاویل یہ کرنی پڑے گی کہ مراد فدیہ سے چونکہ طعام ہے اس لئے ضمیر مذکر لائی گئی اور یہ سب امور تکلفات سے خالی نہیں ہیں۔

(خطبہ جمعہ 19۔اکتوبر 1906ء بحوالہ خطبات نور صفحہ:226)

مکرم نعیم احمد گوندل صاحب

کراچی کو سپرد خاک کر دیا گیا

جیسا کہ احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ مکرم نعیم احمد گوندل صاحب ابن مکرم عبدالواحد گوندل صاحب کو 19 جولائی 2012ء صبح 8 بجے اورنگی ٹاؤن کراچی میں اپنے گھر کے قریب دو نامعلوم موٹرسائیکل سواروں نے کن پٹی پر فائر کر کے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا تھا۔

20 جولائی 2012ء کو آپ کا جسد خاکی کراچی سے ربوہ لایا گیا۔ آپ موصی تھے۔ بعد نماز مغرب محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مکرم نعیم احمد گوندل صاحب 13/اپریل 1961ء کو 99 شمالی سرگودھا میں مکرم عبدالواحد گوندل صاحب اور مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم یعنی میٹرک اور ایف۔اے تک سرگودھا سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے بی اے اور ایم اے اکنامکس سندھ یونیورسٹی جامشورو سے پاس کیا۔ 1988ء میں سٹیٹ بینک میں سینئر اسسٹنٹ کے طور پر کام کرنا شروع کیا اور کراچی منتقل ہوگئے۔ دوران سروس آپ نے ایم بی اے کی ڈگری بھی حاصل کی۔ 1990ء میں آپ کی شادی مکرم چوہدری امان اللہ صاحب آف کوٹری کی بیٹی مکرمہ فخر النساء صاحبہ سے ہوئی۔ آپ نے 24 سال تک سٹیٹ بینک میں ملازمت کی۔

مکرم نعیم احمد گوندل صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ جن کا نہ صرف اپنے بلکہ جہاں وہ کام کرتے تھے اور غیر از جماعت بھی اعتراف کرتے تھے۔ ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرنے

باقی صفحہ 7 پر

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

23 جولائی 2012ء

12:10 am تلاوت قرآن کریم
1:25 am مغربی دنیا میں عورت کا کردار
2:00 am درس القرآن
3:40 am خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جولائی 2012ء
4:45 am تلاوت قرآن کریم
5:40 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:05 am درس القرآن
8:00 am تلاوت قرآن کریم
8:55 am خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جولائی 2012ء
10:10 am جلسہ سیرت النبی ﷺ
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:55 am درس حدیث
12:10 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
12:45 am الترتیل
1:25 am رمضان المبارک کے حوالے سے سوال و جواب
2:00 am رمضان المبارک کی اہمیت و برکات
2:45 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جولائی 2012ء
4:00 pm درس القرآن
6:00 pm تلاوت قرآن کریم
6:10 pm درس حدیث
6:25 pm الترتیل
7:00 pm بنگلہ سروس
8:05 pm رمضان المبارک کی اہمیت و برکات
9:00 pm راہ ہدیٰ
10:35 pm الترتیل
11:00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:35 pm المائدہ

24 جولائی 2012ء

12:10 am تلاوت قرآن کریم
1:10 am رمضان المبارک کی برکات واہمیت
2:00 am درس القرآن
3:35 am الصیام
4:15 am تلاوت قرآن کریم
5:00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am شان محمد ﷺ
6:00 am درس القرآن
7:50 am تلاوت قرآن کریم
8:35 am خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جولائی 2012ء
10:00 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
12:20 am ان سائیٹ
12:30 am یسرنا القرآن
1:15 am Calling all Cooks
2:00 am آنحضرت ﷺ کے بارے میں پیشگوئیاں
2:45 am انڈونیشین سروس
4:00 pm درس القرآن
6:00 pm تلاوت قرآن کریم
6:10 pm درس حدیث
6:30 pm یسرنا القرآن
7:00 pm بنگلہ سروس
8:00 pm حمدیہ مجلس
9:10 pm آنحضرت ﷺ کے بارے میں پیشگوئیاں
9:45 pm رمضان پر ایک نظر
10:15 pm سیرت النبی ﷺ
10:55 pm عالمی خبریں
11:15 pm عربی سروس

25 جولائی 2012ء

12:15 am تلاوت قرآن کریم
1:05 am ان سائیٹ
1:20 am Calling all Cooks
2:00 am درس القرآن
3:40 am آنحضرت ﷺ بارے میں پیشگوئیاں
4:10 am تلاوت قرآن کریم
5:05 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am سیرت النبی ﷺ
5:55 am درس القرآن
7:55 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
9:00 am حمدیہ مجلس
10:00 am رئیل ٹاک
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:15 am مذاکرہ
12:50 am یسرنا القرآن
1:15 am حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات پر مذاکرہ
1:50 am انڈونیشین سروس
2:55 pm درس القرآن
4:25 pm سواحیلی سروس
5:35 pm تلاوت قرآن کریم
5:55 pm یسرنا القرآن
6:20 pm بنگلہ سروس
7:25 pm جلسہ سیرت النبی ﷺ
8:20 pm درس حدیث
8:40 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جولائی 2012ء
9:40 pm دعائے مستجاب
10:15 pm فقہی مسائل
10:50 pm درس حدیث
11:15 pm عالمی خبریں
11:35 pm رمضان المبارک کے بارے میں احکامات

26 جولائی 2012ء

12:10 am تلاوت قرآن کریم
1:05 am رئیل ٹاک
2:10 am درس القرآن
3:40 am تلاوت قرآن کریم
4:45 am عالمی خبریں
5:05 am جلسہ سیرت النبی ﷺ
5:55 am یسرنا القرآن
6:20 am درس القرآن
8:00 am تلاوت قرآن کریم
8:50 am لقاء مع العرب
10:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 0 2 جولائی 2010ء
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
12:20 pm یسرنا القرآن
1:10 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm کہکشاں
2:45 pm انڈونیشن سروس
4:00 pm درس القرآن
6:00 pm تلاوت قرآن کریم
7:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جولائی 2012ء
8:05 pm سیرت النبی ﷺ
8:45 pm Calling all Cooks
9:25 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)
10:15 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm Calling all Cooks
11:50 pm تلاوت قرآن کریم

دوسروں کی ضرورت پوری کرنے کے فوائد

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

واللّٰہ یضٰعف لمن یشاء: بعض مقام پر ایک کے بدلہ دس اور بعض میں ایک کے بدلہ سات سو کا مذکور ہے۔ یہ ضرورت، اندازہ وقت و موقع کے لحاظ سے فرق ہے۔ مثلاً ایک شخص ہے دریا کے کنارے پر۔ سردی کا موسم ہے۔ بارش ہورہی ہے۔ ایسی حالت میں کسی کو گلاس بھر کر دے دے تو کونسی بڑی بات ہے لیکن اگر ایک شخص کسی کو جبکہ وہ جنگل میں دوپہر کے وقت تڑپ رہا ہے پیاس کی وجہ سے جاں بلب ہو۔ محرقہ میں گرفتار، پانی دیدے تو وہ عظیم الشان نیکی ہے۔ پس اسی قسم کے فرق کے لحاظ سے اجروں میں فرق ہے۔ رابعہ کا ایک قصہ لکھا ہے کہ ان کے گھر میں بیس آدمی مہمان آگئے گھر میں صرف دو روٹیاں تھیں آپ نے اپنی جاریہ سے کہا۔ جاؤ کہ یہ فقیر کو دے دو۔ اس نے دل میں کہا کہ زاہد عابد بیوقوف بھی پرلے درجے کے ہوتے ہیں دیکھو گھر میں بیس مہمان ہیں اگر انہیں ایک ایک ٹکڑہ دے تو بھی بھوکے رہنے سے بہتر ہے اور ان مہمانوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ رابعہ کا کیا مطلب ہے۔ تھوڑی دیر ہوئی تو ایک ملازمہ کسی امیر عورت کی 18 روٹیاں لائی۔ رابعہ نے انہیں واپس دے کر فرمایا کہ یہ ہمارا حصہ ہرگز نہیں۔ واپس لے جاؤ۔ اس نے کہا نہیں میں بھولی نہیں۔ مگر رابعہ نے یہ اصرار کیا کہ نہیں یہ ہمارا حصہ نہیں۔ ناچار وہ واپس ہوئی۔ ابھی دہلیز میں قدم رکھا ہی تھا کہ مالکہ نے چلا کر کہا کہ تو اتنی دیر کہاں رہی۔ یہ تو دو قدم پر اس کا گھر ہے۔ ابھی تو رابعہ بصری کا حصہ پڑا ہے چنانچہ پھر اسے بیس روٹیاں دیں جو وہ لائی تو آپ نے بڑی خوشی سے لے لیں کہ واقعی یہ ہمارا حصہ ہے۔ اس وقت جاریہ اور مہمانوں نے عرض کیا کہ ہم اس نکتہ کو سمجھے نہیں۔ فرمایا جس وقت تم آئے تو میرے پاس دو روٹیاں تھیں۔ میرے دل میں آیا کہ آؤ پھر مولیٰ کریم سے سودا کرلیں۔ اس وقت میرے مطالعہ میں یہ آیت تھی۔ من جآء ...... اس لحاظ سے دو کی بجائے بیس آنی چاہئے تھیں۔ یہ اٹھارہ لائی تو میں سمجھی کہ میں نے تو اپنے مولیٰ سے سودا کیا ہے۔ وہ تو بھولنے والا نہیں۔ پس یہی بھولی ہے۔ آخر یہ خیال سچ نکلا۔

(حقائق الفرقان جلد 1 ص 420)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

11

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ امریکہ

جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب تربیت اور دعوت الی اللہ کے حوالے سے زریں نصائح

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

یکم جولائی 2012ء

(حصہ اول)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر 40 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری امور سرانجام دیئے۔

اختتامی اجلاس کیلئے آمد

آج جماعت احمدیہ یو ایس اے کے جلسہ سالانہ کا آخری دن تھا۔ جلسہ کے اختتامی اجلاس میں شرکت کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیارہ بجکر پچاس منٹ پر ہوٹل سے جلسہ گاہ کیلئے روانہ ہوئے۔ بارہ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جونہی جلسہ گاہ میں داخل ہوئے اور سٹیج پر تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھی ۔ احباب نے بڑے پُر جوش اور ولولہ انگیز نعرے لگائے۔

جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حافظ مبارک احمد ککوئی صاحب نے تلاوت قرن کریم پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ طارق شریف صاحب نے پیش کیا۔

بعدازاں حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ۔

لوگو سنو! کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں

عزیزم بلال راجہ صاحب نے خوش الحانی سے پیش کیا اور اس نظم کا انگریزی ترجمہ مکرم عمر شریف صاحب نے پیش کیا۔

تقسیم انعامات

اس کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سندات عطا فرمائیں اور گولڈ میڈل پہنائے۔

درج ذیل خوش قسمت طلباء نے یہ ایوارڈ حاصل کرنے کا شرف پایا۔

1۔ عزیزم متکلم سندھو۔ ہائی سکول کے فائنل امتحان میں 99 فیصد نمبر حاصل کیئے۔

2۔ عزیزم سید جبرائیل احمد۔ ہائی سکول کے فائنل امتحان میں 99 فیصد نمبر حاصل کیئے۔

3۔ عزیزم جری اللہ سیفی۔ IDAHO سٹیٹ یونیورسٹی سے 3.99 گریڈ کے ساتھ B.Sc کی ڈگری حاصل کی۔

4۔ عزیزم سید حسان احمد ۔ MIAMI یونیورسٹی سے 3.92 گریڈ کے ساتھ B.Sc کی ڈگری حاصل کی۔

5۔ ڈاکٹر عاطف میاں صاحب ۔ Ph.D موصوفہ پرنسٹن یونیورسٹی میں پروفیسر میں اور Academic Economics کی فیلڈ میں نیشنل ایکسپرٹ تسلیم کیئے جاتے ہیں۔

6۔ عزیزم باسل احمد۔ ہائی سکول کے فائنل امتحان میں 95 فیصد نمبر حاصل کیئے۔

7۔ عزیزم مامون رشید George Mason یونیورسٹی سے 3.8 گریڈ میں M.Sc کی ڈگری حاصل کی۔

8۔ عزیزم عالم زیب خان ۔ Texas یونیورسٹی سے 3.81 گریڈ میں M.Sc کی ڈگری حاصل کی۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے تحت پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں سے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے سندات اور گولڈ میڈل حاصل کیئے۔

1۔ ڈاکٹر محمد علی مختار صاحب پنجاب یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کے امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی۔ 1988ء۔

2۔ عزیزم انتصار ناصر ۔ کیمبرج یونیورسٹی Overseas Syndicate کے تحت O-Level کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ 2008ء

3۔ اویس خاور بٹ صاحب پنجاب یونیورسٹی سے ایم ایس سی میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ 2003ء

تقسیم ایوارڈ کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس اطفال الاحمدیہ یو ایس اے، مجلس خدام الاحمدیہ یو ایس اے اور مجلس انصاراللہ یو ایس اے کی نمایاں کارکردگی دکھانے والی مجالس کو سندات خوشنودی اور علم انعامی عطا فرمائے۔

حضور انور کا اختتامی خطاب

بعدازاں پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد وتعوذ کے بعد سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

امریکہ ان ممالک میں سے ہے جہاں حضرت مسیح موعود کا پیغام اور بعض تحریریں آپ کی زندگی میں ہی پہنچ گئی تھیں اور یہ سب غیر معمولی طریق پر ہوا۔ درحقیقت حضرت مسیح موعود کا پیغام امریکہ میں ایک آدمی کی وجہ سے پہنچا جس کا نام، جان الیگزینڈر ڈوئی، تھا۔ یہ ذلیل شخص مسلسل آنحضرت ﷺ کے خلاف انتہائی بدزبانی اور یاوہ گوئی سے کام لیتا رہا۔ اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اسلام جلد ہی صفحہ ہستی سے نابود ہو جائے گا۔ وہ اپنی اس دروغ گوئی اور گالی گلوچ کرنے سے باز نہ آتا۔ ڈوئی نے یہیں بس نہیں کی بلکہ اس حد تک بڑھ گیا کہ اس نے دنیا کے سامنے خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کر ڈالا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

حضرت مسیح موعود کی آنحضرت ﷺ سے بے مثال محبت اور غیرت نے ڈوئی کی طرف سے کی جانے والی مسلسل یاوہ گوئی اور بدزبانی کو برداشت نہ کیا۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

”مفتری کذاب دین کا خطرناک دشمن ہے۔ بہتر ہے اس کے نام ایک کھلا خط چھاپ کر بھیجا جاوے اور اس کو مقابلہ کیلئے بلایا جاوے۔ دین کے سوا دنیا میں کوئی سچا مذہب نہیں ہے اور دین ہی کی تائید میں برکات اور نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ میرا یقین ہے کہ اگر یہ مفتری میرا مقابلہ کرے گا، تو سخت شکست کھائے گا اور اب وقت آ گیا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے افتراء کی اس کو سزا دے۔“

پس اس طرح حضرت مسیح موعود نے ڈوئی کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مباہلہ کا یہ اعلان مختلف اخبارات میں چھپا۔ اور حضرت مسیح موعود نے اس مباہلہ کے چیلنج کو بار بار دہرایا ۔ اس مباہلہ کی خبر یہاں امریکہ میں بھی بڑی کثرت کے ساتھ اخبارات میں چھپی اور ہر طرف پھیل گئی اور اس چیز کا حضرت مسیح موعود نے خود اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں ذکر کیا ہے۔ جب اس مباہلہ کی خبر ڈوئی تک پہنچی اور اسے اس مباہلہ کا جواب دینے کیلئے کہا گیا تو اس شخص نے حضرت مسیح موعود کے خلاف حقارت آمیز زبان استعمال کرتے ہوئے کہا۔

ہندوستان میں ایک بیوقوف محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ مسیح یسوع کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو اس کا جواب کیوں نہیں دیتا اور کہ تو کیوں اس شخص کا جواب نہیں دیتا۔ مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔

پھر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ قطع نظر اس کے کہ ڈوئی اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرتا ہے یا نہیں وہ اور اس کا شہر خدا تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچ پائیں گے۔ اور اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی بڑی آفت پہنچے گی۔

شگاگو کے ایک مشہور اخبار نے اپنی 20 جون 1903ء کی اشاعت میں حضرت مسیح موعود کے چیلنج کے حوالہ سے ایک آرٹیکل شائع کیا۔ اس آرٹیکل کی سرخی تھی کہ کیا ڈوئی اس مقابلے میں نکلے گا؟ اس آرٹیکل میں متن کے ساتھ حضرت مسیح موعود اور ڈوئی کی تصویریں بھی پہلو بہ پہلو لگائی گئیں۔ اس اخبار نے لکھا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ڈوئی مفتری ہے اور میں دعا کرنے والا ہوں کہ وہ اسے میری زندگی میں نیست و نابود کرے اور پھر کہتے ہیں کہ جھوٹے اور سچے میں فیصلہ کا طریق بھی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعا کی جاوے کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاوے۔

پس یہ حضرت مسیح موعود کا چیلنج تھا اور پوری دنیا نے اس چیلنج کا انجام بھی دیکھا جو حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے عین مطابق ہوا۔ ڈوئی کے اس ذلت آمیز زوال کو ساری دنیا نے دیکھا جب اس نے اپنے زمانہ عروج میں اپنی طاقت اور پارسائی کا مظاہرہ کرنے کی کوشش میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کیا۔ جس کا مقصد سامعین کو اپنے مسحور کن اور طلسمی بیان سے متاثر کرنا تھا۔ اس نے مہینوں اس تقریب کی تیاری کی۔ بالآخر جب وقت آن پہنچا اور وہ تقریر کرنے کیلئے کھڑا ہوا تو ولولہ انگیز تقریر

کرنے کی بجائے اس کی آواز یکلخت بدل گئی اور اس نے عجیب و غریب قسم کی آوازیں نکالنا شروع کردیں۔ اس کو اپنی زبان پر قابو نہ رہا۔ ڈوئی اپنے فن خطابت سے ہر ایک کو متاثر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر درحقیقت ایسا نہ ہوا اور سامعین متنفر ہوکر جلد ہی اس جلسہ سے چل دیئے اور ڈوئی ذلیل و خوار ہو کر رہ گیا۔ پس وہ تقریب جس میں ڈوئی اپنے فن اور طاقت کا مظاہرہ کرنا چاہتا تھا اس کے ذلت آمیز تنزل کے آغاز کا باعث بن گئی۔ اس واقعہ کے بعد اس کی ساری زندگی زبوں حالی کا شکار ہو گئی۔ اس کو فالج ہوگیا، اس کی بیوی اس کو چھوڑ کر چلی گئی اور اس کی نسل منقطع ہوگئی۔ آج ہم دیکھ سکتے ہیں کہ پوری دنیا میں ڈوئی کی نسل کے کوئی آثار نہیں ملتے۔ وہ شخص جس نے حضرت مسیح موعود کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی وہ پیشگوئی کے پہلے دو سالوں کے دوران ہی مکمل طور پر تباہ و برباد ہوکر رہ گیا۔ اور وہ زبان جس سے آنحضرت ﷺ کی ذات مبارکہ کیلئے غلیظ اور خوفناک گالیاں نکلتی تھیں ہمیشہ کیلئے کاٹ دی گئی اور ذلت اور شرمندگی کے سوا اس کے پاس کچھ نہ بچا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ یہ تو ڈوئی کا انجام تھا لیکن چیلنج دینے والے شخص یعنی حضرت مسیح موعود کا کیا بنا؟ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس عظمت اور شان کے ساتھ حضرت محمد ﷺ کے غلام صادق کے ساتھ اس کی روحانی اور جسمانی نسل کی ترقی کے متعلق کئے گئے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور آپ سب کی یہاں پر موجودگی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود اپنے دعویٰ میں سچے تھے اور ہیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندے تھے اور آپ کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے قیام کا کام سونپا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ سب کو ڈوئی کے انجام کے بارے میں مختصر طور پر بتانے کا مقصد صرف اتنا تھا کہ یہ آپ کے ایمانوں میں پختگی اور اضافہ کا باعث ہو۔ کیونکہ اگر آپ اس واقعہ کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ واقعہ فی الحقیقت حیران کن طور پر خدا تعالیٰ کی عظمت و شوکت ظاہر کرنے والا ہے۔ درحقیقت امریکہ میں رونما ہونے والے اس واقعہ نے ایک مشہور امریکی اخبار کو یہ اعلان کرنے اور تصدیق کرنے پر مجبور کردیا کہ مرزا غلام احمد مسیح موعود ایک عظیم شخص ہیں اور ڈوئی کا انجام عبرتناک ہوا ہے۔

پس یہ واقعہ یہاں امریکہ میں موجود ہر یک احمدی کے ایمان میں مسلسل اضافہ کا باعث ہونا چاہئے۔ نہ صرف ڈوئی کے شہر میں بسنے والوں بلکہ پورے ملک میں سے ڈوئی کو یاد رکھنے والا یا اس کے متعلق بات کرنے والا کوئی ایک شخص بھی نہیں ہے۔ تاہم رسول اللہ ﷺ کے حقیقی غلام یعنی حضرت مسیح موعود و مہدی کے ماننے والے امریکہ کے دور دراز شہروں اور قصبوں پھیل گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ پس نوجوان احمدیوں اور آنے والی نسلوں کو چاہئے کہ وہ اپنے ایمان اور عقیدہ کو مضبوط کریں۔ آپ سب کو ہمیشہ اپنے مذہب پر ایمان و ایقان میں پختگی پیدا کرنی چاہئے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کے میدان میں نمایاں کوششیں کرنی ہوں گی ورنہ آپ لوگ اس مقصد کو حاصل کرنے والے نہ ہوں گے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ یہ عظیم نشان ہمیں دکھلایا۔ کیا ہم اپنے آپ کو محض احمدی کہنے اور مختلف شہروں میں جماعتیں قائم کرلینے سے حضرت مسیح موعود کی آمد کے مقصد کو پورا کرنے والے بن سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں!

جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ آپ سب کو اپنے عقیدہ پر ایمان میں مضبوطی پیدا کرنی ہوگی اور پھر حضرت مسیح موعود کے پیغام کو پھیلانے کیلئے اور دعوت الی اللہ کرنے کیلئے اپنی کوششوں میں اضافہ کرنا ہوگا اور اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کریں۔ آپ کو اپنی عبادات کے معیار میں بہتری پیدا کرنی ہوگی اور روحانیت میں ترقی کیلئے مسلسل کوشش کرنا ہوگی۔ احمدی ...... کو دنیا کے پیچھے لگنے اور اس کے غلام بننے کی بجائے ساری دنیا کو اپنے پیچھے لگانا ہوگا۔ اس لئے ہر ایک احمدی کو چاہئے کہ وہ خود اپنا محاسبہ کرے کہ کیا وہ اس مقصد کے حصول کی خاطر پوری کوشش کر رہا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ یہ ملک امریکہ اس لحاظ سے بھی خوش قسمت ہے کہ یہاں پر جماعت کی طرف سے سب سے پہلے بھیجے جانے والے مربی کو یہ شرف حاصل تھا کہ انہوں نے بلا کسی واسطہ کے حضرت مسیح موعود کے بابرکت ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ان کو حضرت مسیح موعود کے رفیق ہونے کا شرف حاصل تھا اور ان کو براہ راست حضرت مسیح موعود سے سیکھنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس قوم پر ایک خاص نظر تھی۔

چنانچہ اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ امریکن قوم دین کو سمجھے اور اس کی خوبصورت تعلیمات کو قبول کرے اور یہی وجہ ہے کہ ہمیں احمدیت قبول کرنے والے مقامی امریکن لوگوں کی ایک بڑی تعداد نظر آتی ہے جن کا تعلق نہ تو انڈیا سے ہے اور نہ پاکستان سے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ یقیناً پاکستان سے یہاں آکر بسنے والے احمدیوں اور یہاں کے مقامی احمدیوں پر ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ان کو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے صرف اس لئے ان کو یہاں پر کسی ذریعہ سے بھجوایا ہے یا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو اس ملک میں اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اپنی پوری قابلیتوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا پیغام اور اللہ تعالیٰ کے دین کو لوگوں تک پہنچا سکیں۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں کون سے طریق اختیار کرنے ہوں گے؟ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے سب سے پہلی اور ضروری بات اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور یہ تعلق خالص عبادت کے ذریعہ ہی پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا آپ کو یہ بات یقینی بنانا ہوگی کہ آپ کے قول و فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر ہوں۔ آپ کو اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کی تربیت اس رنگ میں کرنی ہوگی کہ ان کا دین کے ساتھ ایک ایسا تعلق پیدا ہو جائے جس طرح کہ لوہا مقناطیس کی طرف کھچا چلا آتا ہے۔ ان کا مذہب کے ساتھ تعلق پیدا کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا مطلب صحیح طور پر سمجھنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ یاد رکھیں! بڑے ہونے کے ناطے اگر آپ اس عہد کو پورا نہیں کرتے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کیلئے اپنی تمام تر قابلیتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار نہیں لاتے تو آپ اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں سے بھی یہ امید نہ رکھیں کہ وہ اس کا مطلب سمجھ پائیں گے۔

جو میں نے بیان کیا ہے وہ محض الفاظ نہیں ہیں بلکہ یہ وہ ضروری خوبیاں ہیں۔ جو اس راہ پر چلاتی ہیں جس کو دینی اصطلاح میں تقویٰ کہا جاتا ہے۔ جس کا مطلب پرہیزگاری ہے۔

ایسے متقی لوگ ہی اللہ تعالیٰ کی نظر میں عزت اور تکریم کے مستحق ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم ......(سورۃ حجرات آیت: 41) یعنی اللہ تعالیٰ کی نظر میں تم میں سے سب زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ پس آپ کو یہ شعور ہونا چاہئے اور ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مادی دولت اور دنیاوی رتبہ حاصل کرلینا، بڑے گھر کا مالک بن جانا یا قیمتی کار لے لینا، آپ کو اللہ تعالیٰ کی نظر میں عزت کا مقام نہیں دیتا۔ یہ مادی چیزیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور احسان کے اور آپ کی راحت کیلئے دے رکھی ہیں اور یہ چیزیں آپ کو معزز یا دوسروں سے بہتر نہیں بنا سکتیں اور کسی کو اپنے دنیاوی مال و دولت پر فخر نہیں ہونا چاہئے اور کسی کو ہرگز یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ وہ زیادہ عزت و تکریم کا حقدار ہے بہ نسبت ان لوگوں کے جن کے پاس دنیاوی مال و دولت نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ ہم سب نے اس مالی بحران کو دیکھا ہے جس نے گزشتہ چند سالوں میں دنیا کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ بہت سے لوگ جو بظاہر کافی دولتمند تھے اب دیوالیہ پن کا شکار ہوکر ایک مشکل زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ علاوہ ازیں اس ملک میں یا مغربی ممالک میں یا پوری دنیا میں جاری مالی نظام کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ شاذ ہی کوئی چیز ہوگی جس کے متعلق ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اس کا مالک ہے اور حقیقت میں بھی وہ اس کا ملک ہو۔ وہ شخص ظاہری طور پر تو شاید کافی زیادہ چیزوں کی ملکیت کا دعویٰ کرتا ہو مگر وہ ساری چیزیں بالعموم کریڈٹ کارڈز اور بینک سے لئے گئے قرضوں سے حاصل کی گئی ہوتی ہیں۔ غرضیکہ یہ ساری چیزیں خریدار کی زندگی کو قرض کی زندگی میں تبدیل کرنے کا موجب بنتی ہیں اور اگر یہ حقیقت ہے تو کیا یہ خوشی اور فخر کا باعث ہونی چاہئے؟ کریڈٹ کارڈز اور دوسروں کے پیسوں سے حاصل کی گئی چیزوں پر فخر کرنا عقل مندی نہیں ہے یا پھر یہ کوئی دانائی کی علامت نہیں ہے بلکہ یہ تو بیوقوفی اور جہالت ہے۔ لہٰذا یہ بات ہر دنیا دار شخص کیلئے بھی قابل غور ہے۔ ایسے تمام لوگوں کو اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے کہ حقیقی عزت اور تکریم حاصل کرنے کے اصل ذرائع کیا ہیں؟

ایک احمدی ...... جس نے امام وقت کو مانا ہے اور صراط مستقیم پر چلنے کا وعدہ کیا ہے اس کو چاہئے کہ وہ ہر وقت اپنے دل میں تقویٰ کو مقدم رکھے اور اسی طریق پر وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں حقیقی عزت حاصل کرنے کے قابل ہوسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں عزت کا مستحق ہونا ایک حقیقی مومن کیلئے ایسا انعام ہے کہ کوئی دنیاوی انعام اس کی قیمت کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ دنیاوی قدر و عزت اس کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ پس ہر یک جو اللہ تعالیٰ کی طرف خلوص دل کے ساتھ قدم بڑھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اجر دیتا ہے اور ایسے بندے کو دنیا میں بھی عزت و تکریم عطا فرماتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللّٰہ ولی المتقین یعنی اللہ تعالیٰ متقیوں کا دوست ہے۔ اس آیت میں دوست کیلئے جو عربی لفظ استعمال ہوا ہے وہ ولی ہے۔ یہ کسی معمولی دوستی کیلئے استعمال نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی دوستی کی تو کوئی حد نہیں ہے۔

اس لفظ کے کئی مطالب ہیں۔ ولی کا مطلب صرف دوست نہیں بلکہ پیار کرنے والا مدد کرنے والا محافظ اور سرپرستی کرنے والا، بھی اس کے دیگر معانی ہیں۔ قرآن مجید میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

و مالکم من دون اللّٰہ......(شوریٰ:23)

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی دوست یا مددگار نہ ہے۔ پس کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کی مدد اور دوستی کے بغیر اپنے ایمان میں ترقی نہیں کر سکتا اور نہ ہی دنیاوی معاملات میں ترقی کر سکتا ہے۔ بعض لوگ ظاہری حسن اور دنیا کی کشش سے متاثر ہو کر اپنی کوششوں کے ذریعہ بعض دنیاوی معاملات میں ترقی کر لیتے ہیں مگر ایک احمدی کیلئے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود کی بیعت کر چکا ہے اور دین کو تمام دنیاوی معاملات پر مقدم کرنے کا وعدہ کر چکا ہے۔ درحقیقت اس کی مذہبی روحانی اور دنیاوی ترقیات کا براہ راست تعلق دین کو دنیا پر مقدم رکھنے سے ہے۔ احمدی کو اپنے سامنے موجود دو باتوں میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔ یا تو اس کو دنیاوی مال و دولت کو اپنے اوپر غالب آنے سے روکنا ہوگا یا پھر دین کی خاطر کئے گئے عہد کی پابندی کرنی ہوگی۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ دین کے اور دنیا داری کو ایک ساتھ رکھتے ہوئے اس عہد کو پورا کر پائیں۔ یعنی آپ کی توجہ دنیا کی طرف بھی ہو اور دین کی طرف بھی۔

دیکھیں! اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جو نیک نیتی اور خلوص دل سے دین کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے کتنی عزت سے نوازا ہے۔ یعنی اس شخص کی ان کوششوں کی بدولت اللہ تعالیٰ اس کا دوست بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی دوستی کوئی معمولی دوستی نہیں ہے۔ ایک عام دوست اپنے دوسرے دوست کے حقوق ادا کرنے کی خواہش تو رکھتا ہے مگر بعض اوقات وہ اپنے دوست کی مدد کرنے میں بے بس ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ بہترین دوست ہے کیونکہ وہ تمام طاقتوں کا مالک ہے اور اس کے اندر تمام طاقتیں موجود ہیں وہ جو کچھ اپنے دوست کیلئے کر سکتا ہے اس کی کوئی حد نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ یہاں میں ایک بات واضح کردوں کہ حضرت مسیح موعود نے یہاں ایک انتہائی لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے کہ جب اللہ کسی شخص کا دوست بنتا ہے تو اس شخص کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے اوپر عائد دوستی کے تمام حقوق ادا کرے۔ کیونکہ دوستی تو یکطرفہ نہیں ہوتی۔ پس وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اسے دوستی کے حقوق بھی ادا کرنے چاہئیں۔

دعا کی قبولیت کے بارے میں بھی آپ کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ بسا اوقات ہمارے دوست ہماری التجا فوراً مان لیتے ہیں لیکن کئی مواقع ایسے آتے ہیں وہ انکار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص دعا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو قبول نہیں کرتا تو اس سے اس شخص کے دل میں شکوہ یا ناراضگی پیدا نہیں ہونی چاہئے اور یہ نہیں سوچنا چاہئے چونکہ اللہ تعالیٰ اس کا دوست ہے اس لئے یہ اس کا حق ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ دعا قبول نہ کرے تو معاملہ یہاں ختم نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفت ''ولی'' دوسرے دروازے کھول دیتی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ولی کا ایک مطلب پیار کرنے والا بھی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے دوست کی کسی دعا کو قبولیت کا شرف نہیں بخشتا تو وہ ایسا اس بندے سے محبت کے نتیجہ میں کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس شخص کیلئے کیا خیر ہے اور کیا شر۔ لیکن جب بھی اللہ تعالیٰ کسی دعا کو رد کرتا ہے تو وہ اپنے دوست پر کسی اور رنگ میں ان گنت انعامات اور رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اگر وہ دعا اس زندگی میں قبول نہیں بھی ہوتی تو یہ ضائع نہیں جاتی کیونکہ اللہ اس شخص کی دعا کا اس کو آخرت میں اجر دے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اللہ مدد کرنے والا اور حفاظت کرنے والا بھی ہے۔ ہمارے دنیاوی دوست ہماری مدد کیلئے اور ہماری حفاظت کیلئے ہمہ وقت میسر نہیں ہو سکتے جبکہ اللہ تعالیٰ تو ہمیشہ موجود ہے۔ وہ ذات نہ تو تھکتی ہے اور نہ ہی اس کو کسی آرام کی ضرورت ہے۔ پس اصل مدد کرنے والا اور حفاظت کرنے والا تو خدا ہے جس کے وجود میں ہمیشگی ہے۔ یہی ہمارا مالک ہے اور کیا ہی اعلیٰ مددگار اور دوست ہے۔ کون ایسا عقل مند ہے جو اس قسم کے مددگار اور دوست کو چھوڑ کر کہیں اور چلا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ متقین کو نوازے جانے والے انعامات کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ **وھذا کتاب** ...... (الانعام: 651) یعنی یہ بہت مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔

اس لئے ایک حقیقی مومن کا فرض ہے کہ وہ دنیا کے پیچھے نہ بھاگے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف قدم بڑھائے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ تب ہی وہ تقویٰ کی راہ پر چلنے والا ہوگا اور اس کو حاصل کرنے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کی کتاب مکمل و کامل ہے اور اس نے دنیا کے تمام علوم کا احاطہ کر رکھا ہے۔ اس کتاب میں تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد کا احاطہ کیا گیا ہے اور اس میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے تمام معیار بیان کئے گئے ہیں۔ ہر قسم کی انسانی ترقی اس کتاب کے ساتھ وابستہ ہے۔ دنیاوی ترقی کا تعلق بھی قرآن سے ہے۔ معاشرتی ترقی کا تعلق بھی قرآن سے ہے۔ ہر یک شخص کی انفرادی ترقی کا تعلق بھی قرآن کے ساتھ ہے اور سب سے اہم اور ضروری چیز یعنی روحانی ترقی اور تعلق باللہ بھی درحقیقت قرآن کے ساتھ منسلک ہے اور آپ ان سب چیزوں کے حصول کیلئے کوشش کرتے ہیں تو آپ اعلیٰ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ دنیاوی ترقی کو ہی کامیابی مت سمجھیں۔ اصل کامیابیاں تو وہ ہیں جو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کام آتی ہیں۔ پس جب آپ ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے نیک ارادوں کے ساتھ اعلیٰ معیار پر قائم ہو جائیں گے اور جب آپ تقویٰ کے حصول کیلئے کوشش کریں گے تو تب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ آپ لوگوں کو تمام مشکلات اور مصیبتوں سے آزاد کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **من یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجا**۔ اس کا مطلب ہے کہ جو اللہ سے ڈرے اس کے لئے وہ کوئی نجات کی راہ بنا دیتا ہے۔ یہ رہنمائی صرف گھریلو معاملات تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ ہر یک مسئلہ اور مصیبت کا احاطہ کرتی ہے۔ بعض لوگ اپنی دنیاوی ضروریات پوری کرنے کی خاطر اتنا پریشان ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے دین کو ثانوی حیثیت دینے لگتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے اپنی دنیاوی ضروریات کیلئے جان نہ لڑائی تو ان کو معاشرہ کی طرف سے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اور وہ بھوکے مر جائیں گے۔ تاہم ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے۔ **ویرزقہ من حیث لا یحتسب**۔ یعنی وہ اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔

اس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے:۔

''انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور حاجات مختلف رکھتا ہے۔ ان کے حل اور روا ہونے کیلئے بھی تقویٰ ہی کو اصول قرار دیا ہے۔ معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے۔ فرمایا **من یتق اللّٰہ یجعل لہ** ...... (الطلاق: 314) خدا متقی کیلئے ہر مشکل میں ایک مخرج پیدا کر دیتا ہے اور اس کو غیب سے اس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ اس کو ایسے طور سے رزق دیتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہ لگے۔''

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اب غور کر کے دیکھ لو کہ انسان اس دنیا میں چاہتا کیا ہے۔ انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سکھ اور آرام ملے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے اور دوسرے لفظوں میں اس کو قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں اور یا اس کا نام صراط مستقیم رکھتے ہیں۔''

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں۔

''کوئی یہ نہ کہے کہ کفار کے پاس بھی مال و دولت اور املاک ہوتے ہیں اور وہ اپنی عیش و عشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیا داروں اور ظاہر پرستوں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تم نے ان کی صورت کو دیکھا ہے مگر میں ایسے لوگوں کی قلب پر نگاہ کرتا ہوں۔ وہ ایک سعیر اور سلاسل و اغلال میں جکڑے ہوئے ہیں۔''

ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے متقیوں پر کئے جانے والے انعامات کا ذکر اس طرح آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں اور ان کے کاموں میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ اگر ہم آج کے دور کے حالات پر نظر ڈالیں تو دیکھتے ہیں کہ تیسری خوفناک جنگ عظیم کا سایہ ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے اور دنیا ایک خوفناک تباہی کے دہانہ پر آن کھڑی ہے۔ اگر دنیا اپنی لاپرواہی، حدود سے تجاوز کرنے اور ظلم کرنے سے باز نہ آئی تو یہ دنیا اللہ تعالیٰ کے شدید قہر کا مورد بنے گی اور جب یہ عذاب نازل ہوتا ہے تو صرف اس عذاب سے وہی محفوظ رہتا ہے جو تقویٰ اختیار کرنے والا ہو۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ **ان المتقین فی مقام امین** یعنی یقیناً متقی پُرامن مقامات میں ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود نے اس کا اپنے ایک شعر میں بھی ذکر فرمایا ہے۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

پس یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے ایک مرتبہ پھر ایک ناگزیر عظیم تباہی کا ہمیں اس طرح سے بتایا ہے کہ جو لوگ متقی ہوں گے اور خدا تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوں گے وہی اس تباہی سے بچائے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ اگر کوئی ...... اپنی الگ شریعت بنانے کی کوشش کرتا ہے اور اپنی مرضی کے مطابق تقویٰ کی تعریف کرتا ہے اور اپنی خواہشات کے مطابق قرآن کریم کے احکامات کی تفسیر کرتا ہے اور پھر اپنی خواہشات کے تابع ہو کر اپنے آپ کو با اختیار سمجھنے لگ جاتا ہے تو وہ ایسے افعال کی وجہ سے متقی بن پائے گا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں دنیا کی اصلاح کی خاطر پیغمبر بھیجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچا تقویٰ تب ہی اختیار کیا جا سکتا ہے جب اس کے پیغمبروں کی پیروی اور اطاعت کی جائے۔ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و ہادی محمد ﷺ کو بھیجا۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ سورۃ آل عمران میں فرماتا ہے۔ **فاتبعونی یحببکم اللّٰہ** (آل عمران: 23) یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ سے کہا یہ اعلان کر دو کہ 'تم میری کامل اور حقیقی پیروی کرو گے تو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

آنحضور ﷺ نے نصیحت فرمائی تھی کہ مسلمانوں کو چاہئے کو وہ آنے والے مسیح کو میرا

سلام پہنچائیں اوراس کی جماعت میں شامل ہوں آنحضورﷺ نے فرمایا کہ مسیح کی اطاعت دراصل میری اطاعت ہے۔اس لئے حضرت مسیح موعود پر کامل طور پر ایمان لانے کیلئے اور آپ کی حقیقی پیروی کیلئے تقویٰ کا ہونا ضروری ہے۔

ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم اس مسیح کی جماعت میں سے ہیں جو ساری دنیا کی رہنمائی کیلئے آیا ہے۔یہ کوئی حضرت مسیح موعود کی کسی ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ حضرت مسیح موعود حضرت محمدﷺ کے سچے عاشق اور حقیقی غلام تھے۔لیکن ہم محض سرسری طور پر حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے سے کبھی بھی آنے والی تباہی سے بچ نہیں پائیں گے اور نہ ہی ہم سکون حاصل کرسکیں گے۔نیز ظاہری طور پر محض حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لینے سے ہم متقی نہیں بن سکتے۔ بلکہ ہمیں ان راستوں پر چلنا ہوگا جو حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم اور سنت کی روشنی میں ہمیں دکھلائے ہیں۔ ہمیں ہر حال میں ان راستوں پر چلنا ہوگا جن کی حضرت مسیح موعود نے اپنے پیروکاروں سے توقع رکھی ہے اور یہ راستے کیا ہیں؟ میں ان کا یہاں پر مختصراً ذکر کروں گا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

وہ مراتب اور مقاصد عالیہ جن پر اللہ تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے، ابھی بہت دور ہیں۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتے ہیں، جب تک وہ خصوصیت پیدا نہ ہو جو اس سلسلہ کے قیام سے خدا کا منشاء ہے۔توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو، تبتل الی اللہ ایک خاص رنگ کا ہو۔ذکر الٰہی میں خاص رنگ ہو۔حقوق اخوان میں خاص رنگ ہو۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سب سے پہلے آپ کو عبادات کی طرف توجہ دینی ہوگی اور اس عبادت میں ایک خوبصورتی اور امتیاز ہونا لازمی ہے۔دوسرا آپ کو حقوق العباد ادا کرنے ہوں گے۔اگر ان دونوں صفات کو اختیار کیا جائے تو جماعت کی ترقیات میں سینکڑوں گنا اضافہ ہو جائے گا۔ (انشاءاللہ)

لیکن جب ہم اپنا محاسبہ کرتے ہیں تو واضح طور پر معلوم ہوتا ہے بدقسمتی سے بہت سے احمدی ایسے ہیں جو عبادات بجالانے کا حق ادا نہیں کر رہے۔آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اپنی نماز کی حفاظت نہیں کر رہے کیونکہ آپ لوگ دنیاوی مقاصد کو حاصل کرنے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ایسے لوگ اگر نمازیں ادا کرتے بھی ہیں تو اس طرح جیسے کسی بوجھ سے چھٹکارا حاصل کر رہے ہوں۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگ اتنی جلدی نماز ادا کرتے ہیں اور اس طرح سجدے کر رہے ہوتے ہیں جیسے مرغی اپنے سامنے پڑے ہوئے دانہ پر چونچیں مار رہی ہو۔یہ تو فرض نماز کی حالت ہے اور نوافل وغیرہ تو ایسے احمدی شاذ ہی ادا کرتے ہوں۔پس اللہ تعالیٰ کی حقیقی اطاعت تب ہی ممکن ہوسکتی ہے جب آپ اللہ تعالیٰ کی ذات کو تمام دیگر باتوں پر مقدم رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔اب میں آپ پر واجب بہنوں اور بھائیوں کے حقوق کی طرف آتا ہوں۔ ہر ایک انسان کو دوسرے کے حقوق ادا کرنے چاہئیں اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک انسان اپنے دل سے یہ نہ مان لے کہ وہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرے گا۔

ہمیشہ یاد رکھیں! کہ دین حقوق العباد کا علمبردار ہے۔قبل ازیں کہ کوئی آپ سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے پر مجبور ہو جائے مومن کا فرض ہے کہ وہ ایسے راستے تلاش کرے جن کے ذریعہ وہ مطلوبہ حقوق ادا کر دے۔اگر آپ اپنے اندر اس طرح کی سوچ پروان چڑھا لیتے ہیں تو پھر آپ کے گھروں کے اندر لڑائیاں اور جھگڑے ختم ہو جائیں جو کہ میاں بیوی کی طرف سے ایک دوسرے سے ہونے والے مطالبات کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔

آپ کا باہمی تعلق معاشرہ میں پیار اور محبت کو فروغ دینے کیلئے مثالی ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر ان اصولوں کی جو میں نے بیان کئے ہیں پیروی کی جائے تو عہدیداران کے رویہ کی وجہ سے ان کے خلاف پیدا ہونے والی تمام شکایات کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اور پاکستانی، گورے اور افرو امریکن احمدیوں کے مابین پیدا ہونے والے تمام مسائل بھی ختم ہو جائیں گے۔اور جماعت متحد ہو کر اپنی اس منزل کی طرف بڑھے گی جس کے بیچ کوئی دنیاوی روک حائل نہیں ہوسکتی۔انشاءاللہ

جماعت کے اندر آپس کے تعلقات کے بارہ میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔

''ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جو پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔''

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں۔

''اگر عفو نہ کیا جائے۔ ہمدردی نہ کی جاوے۔ اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔''

ایک اور جگہ پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

''اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی ...... پس یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں۔ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے۔اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ **تعاونوا علی البر والتقویٰ** (المائدہ:3) کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔عملی ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔بدنی کمزوریوں کا علاج بھی کرو۔کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔''

پس حضرت مسیح موعود نے اس قسم کی جماعت کا تصور دیا ہے اور پوری دنیا میں اسی طرز کے معاشرہ کا قیام عمل میں لانا ہوگا اور جب اس طرح ہو جائے تو تب ہی ہم اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکتے ہیں۔اگر ہم **تعاونوا علی البر التقویٰ** پر غور کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہم سب کو اپنی اصلاح کرنے کیلئے محنت کرنا ہو گی۔اگر ایک انسان خود متقی نہیں ہے اور تقویٰ کی راہ پر نہیں چلتا تو پھر دوسروں کی کس طرح رہنمائی کرسکتا ہے۔ پس جہاں قرآن مجید میں مومنین کو ایک دوسرے کے ساتھ نیکی اور تقویٰ پر تعاون کرنے کی نصیحت کی گئی ہے وہاں یہ بات بھی بتائی گئی ہے کہ جب وہ اپنے اندر نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے والے ہوں گے تب ہی وہ دوسروں کی نیکی اور تقویٰ پر مدد کرنے والے ہوں گے۔پس انسان اسی صورت میں کسی کی مدد کرسکتا ہے جب وہ مدد کرنے کے لائق بھی ہو۔

ساری جماعت کو تقویٰ پر چلنے کی نصیحت کی گئی ہے۔اسی لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ۔

''پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔''

پس ہر معاملہ میں نیکی اور تقویٰ کو ملحوظِ خاطر رکھیں۔ ہمیں نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور پھر اسی طریق پر دوسروں کو بھی مثبت انداز میں نیکی کی طرف بلانا چاہئے۔ اگر آپ دوسروں کو نیکی کی طرف بلانے کی خواہش رکھتے ہیں تو تکبر کے ساتھ ایسا مت کریں بلکہ دوسروں کے احساسات اور عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے ایسا کریں۔دوسروں کے ایمان میں ترقی کا باعث بننے کیلئے آپ کو اپنی مثال عملی طور پر پیش کرنی ہوگی۔یہی سب سے بہتر طریق ہے چہ جائیکہ آپ دوسروں کو حقیر سمجھنا شروع کر دیں۔ ورنہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ پہلے کی نسبت دور چلے جائیں گے۔یقیناً تمام عہدیداروں اور ان لوگوں پر جو جماعت کی خدمت کرنا چاہتے ہیں بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جماعت کی عملی و روحانی حالت کو بہتر بنانے کیلئے پہلے اپنے اخلاق کی بہترین مثال قائم کریں اور یہ بات بالخصوص ان لوگوں کو سمجھنی چاہئے جن کے بزرگوں نے پرانے وقتوں میں احمدیت قبول کی تھی۔ایسے لوگوں کو پرانے احمدی خاندانوں کے فرد ہونے کی وجہ سے تکبر نہیں کرنا چاہئے بلکہ ان کو اپنی روحانی اور عملی حالتوں کو اس قدر ترقی دینی چاہئے کہ وہ دوسروں کیلئے روشن مثال بن جائیں اور پھر اس کے ذریعہ سے جماعت میں حقیقی روحانی انقلاب آئے گا۔اور ان اعلیٰ معیاروں کی بدولت سارے معاشرہ اور ملک بلکہ پوری دنیا میں انقلاب برپا ہو جائے گا۔

ایک اور نہایت اہم بات کی طرف حضرت مسیح موعود نے ہماری توجہ مبذول کروائی ہے۔ جس کے بغیر کوئی شخص دین نہیں سیکھ سکتا ہے اور نہ ہی ٹھیک اور غلط میں تمیز کرسکتا ہے اور اس کے بغیر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کی توقعات پر پورا نہیں اتر سکتا ہے اور حلال وحرام کا علم نہیں رکھ سکتا ہے اس کے بغیر نہ تو وہ نیکی اور تقویٰ کے تقاضوں پر پورا اتر سکتا ہے اور نہ ہی گناہ اور برائی کی پہچان کرسکتا ہے۔

وہ پاک کلام جو نہ صرف ان باتوں کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے بلکہ ان کی طرف جانے والی راہوں کو بھی کھولتا ہے وہ یقیناً قرآن کریم ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آخری شریعت ہے۔ یہ کتاب روحانی اور دنیاوی علوم کے خزائن سے اس قدر بھری ہوئی ہے کہ بنی نوع انسان کی ہر معاملہ میں رہنمائی کرتی ہے یہاں تک اس میں ہر یک سوال کا جواب موجود ہے جو انسان کو عمر کے کسی بھی حصہ میں پیدا ہوسکتا ہے۔

(جاری ہے)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

(بقیہ از صفحہ 1: نعیم احمد صاحب کی تدفین)

والے اور نفلی روزے جب سے حضور انور نے تحریک فرمائی تھی باقاعدگی کے ساتھ رکھتے تھے۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتے یہاں تک کہ سفر میں بھی تلاوت قرآن کریم ضرور کرتے تھے۔ آپ نرم طبیعت، خوش اخلاق، دھیمے مزاج، عاجز، غریبوں کے ہمدرد ہنس مکھ، وقت کی ہمیشہ پابندی کرنے والے، منکسر المزاج، غصہ نہ کرنے والے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ ان تمام خوبیوں کے علاوہ آپ نے کئی جماعتی ذمہ داریاں بھی احسن رنگ میں نبھائیں۔ اورنگی ٹاؤن شفٹ ہوئے تو آپ حلقہ میٹروول نمبر 1 کے امام الصلوٰۃ مقرر ہوئے۔ آپ کا شروع سے یہ دستور تھا کہ نماز سنٹر پر جاتے ہوئے راستے والے تمام احمدی گھروں کے دروازوں پر دستک دیتے جاتے تھے۔ پھر آپ شعبہ مال کے محصل بھی رہے۔ اس کے بعد زعیم حلقہ میٹروول اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ اورنگی ٹاؤن بھی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ پھر 2001ء میں آپ صدر جماعت اورنگی ٹاؤن منتخب ہوئے اور تاوقت وفات آپ اس خدمت کو احسن رنگ میں نبھا رہے تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 20 جولائی 2012ء کو خطبہ جمعہ میں آپ کی شہادت کا تذکرہ اور ذکر خیر فرمایا اور جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 5 بھائی چھوڑے ہیں جبکہ ایک بہن تھیں جو ان کی زندگی میں ہی فوت ہوگئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام پسماندگان اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے اس خادم سلسلہ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

دعائے نعم البدل

❁ مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ مری روڈ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 5 جولائی 2012ء کو عزیزہ عائشہ بنت مکرم حفاظت عمران صاحب عمر 6 ماہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی پیدائشی طور پر دل میں سوراخ تھے علاج کروانے کے باوجود جانبر نہ ہوسکی مرحومہ مکرم ڈاکٹر نشاط احمد صاحب مرحوم کی پوتی تھی۔ اسی روز بعد نماز عصر ان کے گھر چکلالہ میں خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں تدفین احمد باغ قبرستان راولپنڈی میں ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم محمد خالد گورایہ صاحب نائب صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد صاحب مرحوم کے ماموں زاد بھائی اور بڑی والدہ کے چچازاد بھائی مکرم چوہدری ارشاد احمد ورک صاحب ایڈووکیٹ لاہور مورخہ 8 جولائی 2012ء کی صبح وفات پاگئے۔ مرحوم بیداد پور ورکاں ضلع شیخوپورہ میں 1936ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد مکرم چوہدری محمد خان صاحب ورک مرحوم بیداد پور ورکاں کے صدر جماعت تھے۔ آپ کے تایا حضرت چوہدری بہاول بخش صاحب سفید پوش ونمبردار نے اپنے تمام بھائیوں کیساتھ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ہی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اعزاز حاصل کیا اور ایک وقت میں تمام گاؤں والوں نے بیعت کر لی تھی۔ مرحوم نے لاہور کالج سے ایل ایل بی کرنے کے بعد وکالت شروع کر لی آپ لاہور جماعت کے ایک فعال رکن تھے۔ خدام الاحمدیہ کے زمانہ میں بھی مختلف عہدوں پر کام کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ بعد میں رحمان پورہ لاہور کے صدر بھی رہے گلشن راوی لاہور میں بھی مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ ممبر قضا بورڈ ربوہ بھی رہے۔ آپ موصی تھے مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 9 جولائی کو بعد نماز مغرب ادا کی گئی۔ جنازہ سے قبل ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی بیرون پاکستان سے پہنچ گئے تھے۔ نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی بعد میں بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی ربوہ نے دعا کروائی۔

مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ نماز تہجد ادا کرنے والے خلافت احمدیہ کے فدائی بزرگ تھے۔ ساری عمر خود بھی نماز باجماعت کا اہتمام کرتے رہے اور اولاد کو بھی نماز باجماعت کی ادائیگی کا پابند بنایا۔ خاکسار بھی کچھ عرصہ ان کے پاس ان کے گھر رہا۔ قریب سے ان کی صفات حسنہ کو دیکھا نہایت ہی صاف گو سیدھے اور کھرے انسان تھے۔ طبیعت میں مزاح کا پہلو بھی تھا۔ مرحوم کی اہلیہ چند ماہ قبل وفات پاگئی تھیں۔ مرحوم نے اپنے پیچھے 3 بیٹے مکرم استفاد مہدی ورک صاحب لندن، مکرم ارسلان احمد ورک صاحب آف کینیڈا اور مکرم نعمان احمد ورک صاحب قائد حلقہ گلشن راوی لاہور دو بیٹیاں مکرمہ زمرد صاحبہ لاہور اور مکرمہ مہوش صاحبہ آف امریکہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنے بزرگ والد کے نقش قدم پر چل کر احمدیت اور خلافت احمدیہ کے فدائی بنائے رکھے اور یہ سلسلہ نسل در نسل چلتا رہے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم ملک عبدالحلیم حامد صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ امّ الحمامۃ البشریٰ بنت مکرم ملک عبدالعظیم صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ مقیم جرمنی مورخہ 6 جولائی 2012ء کو بقضائے الٰہی جرمنی میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں مورخہ 9 جولائی کو مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے ناصر باغ جرمنی میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مورخہ 12 جولائی کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ ملنسار، صابر وشاکر، دعاگو خاتون تھیں غریب پروری ان کا وصف تھا خلافت احمدیہ سے بے پناہ تعلق و محبت رکھتی تھیں۔ مرحومہ حضرت خواجہ عبدالقیوم صاحب بٹ آف سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی، مکرم ملک عبدالعلیم خالد صاحب آسٹریلیا، مکرم ملک عبدالحکیم نعیم صاحب آف کینیڈا اور مکرم امّ البشارہ صاحبہ آف جرمنی کی ہمشیرہ تھیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بہت سے دوستوں نے دار الضیافت آکر اور بذریعہ فون تعزیت کی۔ خاکسار سب تعاون کرنے والے دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا کرے۔ آمین

عطیہ خون ۔ خدمت خلق

اعزاز

(نصرت جہاں اکیڈمی فار گرلز ربوہ)

❁ جماعت نہم پہلی بار آغا خان بورڈ کے امتحان میں شامل ہوئی تھی اور محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان سے تمام طالبات امتحان میں کامیاب ہوئیں۔ کل 56 طالبات امتحان میں شامل ہوئیں جن میں سے 16 طالبات نے A+ گریڈ، 19 طالبات نے A، 13 طالبات نے B، 7 طالبات نے C اور 1 طالبہ نے D گریڈ حاصل کیا۔

عزیزہ سدرہ قریشی نے 465 نمبر حاصل کر کے ربوہ کے تمام سکولز میں پہلی، عزیزہ بریرہ خالد نے 456 نمبر حاصل کر کے سکول میں دوسری اور عزیزہ روپل منصور نے 452 نمبر حاصل کر کے سکول میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ادارہ اور جماعت کے لئے ہر جہت سے مبارک فرمائے اور ان طالبات کی کامیابی کو آئندہ اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی فار گرلز ربوہ)

سانحہ ارتحال

❁ مکرم رستم علی شاد صاحب کوٹ رادھا کشن ضلع قصور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحب زوجہ مکرم محمد صدیق صاحب ساکن چک نمبر 64 دھوپ سڑی ضلع قصور 2 سال کی علالت کے بعد مورخہ یکم فروری 2010ء کو بوقت 3:30 بجے سہ پہر تقریباً 75 سال کی عمر میں قضائے الٰہی سے ربوہ میں وفات پاگئیں۔ آپ کی نماز جنازہ بیت مبارک میں بعد نماز عشاء محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے پڑھائی۔ مورخہ 2 فروری 2010ء کو ان کی جسد خاکی ان کے آبائی گاؤں چک نمبر 64 دھوپ سڑی تحصیل پتو کی ضلع قصور میں لایا گیا اور تدفین عمل میں آئی اور دعا امیر صاحب ضلع قصور نے کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ 5 بیٹے مکرم محمد جاوید صاحب واپڈا، مکرم محمد اعظم صاحب واپڈا، مکرم استخار احمد قمر صاحب کارکن دار الضیافت ربوہ، مکرم اصغر علی صاحب، مکرم پرویز انجم صاحب اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ مہمان نواز تحمل مزاج، منکسر المزاج، باہمت خوش اخلاق خلافت سے پیار اور عقیدت رکھنے والی تھیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

منیر بانی تعلیمی قرض فنڈ

نظارت تعلیم کے تحت ایک تعلیمی قرض فنڈ جاری ہے جس کا نام منیر بانی تعلیمی قرض فنڈ ہے اس سکیم میں وہ طلباء وطالبات درخواست دے سکتے ہیں جو کسی بھی پروفیشنل ادارہ میں داخلہ حاصل کررہے ہوں یا کر چکے ہوں اوران کو مالی مشکلات ہوں اس کے علاوہ ایسے طلباء وطالبات جو کوئی ہنر سیکھ رہے ہیں مثلاً پلمبنگ، سلائی، کڑھائی اور دیگر ڈپلومہ کورسز وغیرہ۔ اپنی درخواست بنام ناظر تعلیم صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق، گزشتہ امتحانات میں کامیابی کا ثبوت (رزلٹ کارڈ وغیرہ) اور داخلہ کے ثبوت (فیس، رسیدات) کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروائیں، نیز پہلے موصول ہونے والی درخواستوں پر فیصلہ کر دیا جائے گا۔

قواعد اور مزید تفصیلی معلومات نظارت تعلیم سے لی جاسکتی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں سحر وافطار 23 جولائی

انتہائے سحر	**3:43**
طلوع آفتاب	5:15
زوال آفتاب	12:15
وقت افطار	**7:13**

اوقات کار رمضان المبارک
صبح 8 تا سہ پہر 3 بجے تک
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی کالج روڈ ربوہ
فون:6213156

پیٹ کی ریح گیس اور قبض کیلئے
ریح شکن
قبض کشاء گولیاں
سیمپل نمونہ فری
حکیم منور احمد عزیز:03346201283,03336706687
TAHIR طاہر
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ ربوہ

Free Seminar Study in UK
BIRMINGHAM CITY University
One of the Largest Universities in The UK
دوسرے شہروں کے سٹوڈنٹ بھی اٹینڈ کر سکتے ہیں
Student from other cities can also join us to get Admission / Scholarship On:-
25th July – Wednesday – 4:00pm to 7:30pm – Office Education Concern ®
EC Education Concern®
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore, 35162310/ 0302-8411770
info@educationconcern.com. www. educationconcern.com

راحت جان
تبخیر معدہ، گیس کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں اور ماؤں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبد الحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون:0344-7801578

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری:6215713 گھر:6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل:0332-7063013

رمضان المبارک کے مہینہ میں
سیل۔سیل۔سیل
گل احمد، الکرم، فائیو سٹار، فردوس، کرسٹل کلاسک، کولیکشن لان، چائنہ لان، نیز تمام برانڈ کی ڈیزائنر لان پر سیل جاری ہے۔
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلٹی سٹور ربوہ
نوٹ ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہوسکتا ہے

FR-10